Tauseeq, Volume. 3, Issue. 2
ISSN (P) 2790-9271 (E) 2790-928X
DOI:https://doi.org/10.37605/tauseeq.v3i2.38

Received: 11-11-2022
Accepted: 06-12-2022
Published: 31-12-2022

محاورات کی تشکیل کا سماجی و ثقافتی تناظر

(Socio-cultural context of idiom formation)

• محمد امجد

• ڈاکٹر عابد حسین سیال

Abstract:
Social, cultural, linguistic and literary aspects are responsible for the formation of idioms. Idioms are an important part of life. Idioms exist at every level of human civilization. A person belonging to any class seems to use idioms. There are idioms especially related to social relations, moral behavior, transactions, behavior and gender. These idioms reflect the urban life as well as the rural culture. In the formative motives of idioms psychological and natural tendencies are also driven. Idioms reflect the conduct, thinking and behavior of a society. Idioms expression come from life and are closely related to the way people live.

Keyword: *Idiom, social, culture, linguistics, Formation of idiom, Etymology*

محاورات کسی بھی زبان میں ایک اہم اور دقیق وسیلہ اظہار ہے، اس کی اہمیت تو اس حیثیت سے ہے کہ اس کے ذریعے سے ہم اپنی بات کو مزید پر اثر اور خوبصورت بنا سکتے ہیں۔ محاورے کے ذریعے ہم ایسی طوالت سے بچ جاتے ہیں جو قاری یا سامع کو اکتاہٹ کا شکار کر دیتی ہے۔ بشر طیکہ ہم محاورے کا استعمال خوبصورتی کے ساتھ کریں اور محاورے کا استعمال کرنے میں ہم تکلف سے گریز کریں۔

محاورے کا معنی مجازی یا معنی بعید ہوتا ہے اور یہ معنی داخلی طور پر محاورے میں ہوتا ہے۔ یہی معنی دراصل محاورے کا مقصود و مراد ہوتا ہے۔ محاورے کے استعمال کی باریکی اور دقت اسی میں پوشیدہ ہے۔ اس لیے محاورے کے استعمال میں ذرہ سی غلطی محاورے کے معنی کو کبھی کبھی سر تا پا بدل دیتی ہے۔ محاورات کے مجازی معنی مراد لیے جاتے ہیں۔ اگر ان کے برعکس حقیقی معنی مراد لیے جائیں تو ان کی روح ہی ختم ہو جائے گی۔

کسی بھی زبان کے منظوم و منثور ادب میں محاوروں کی لسانی، تہذیبی اور اسلوبی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لسانیات بالخصوص ادبیات کے بارے میں محاورے کی ہمہ گیریت کا اندازہ محض اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ زیادہ تر محاورات اپنی اپنی ثقافت کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن کچھ محاورات ایسے ہوتے ہیں جن کو دوسری زبان میں اسی طرح یا ترجمہ کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسے محاورات موجود ہیں جو جو مختلف زبانوں / ثقافتوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ ایسے محاورات

• پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اردو، نمل، اسلام آباد
• ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، نمل، اسلام آباد

کا استعمال غیر ملکی ادب، فلم اور ڈراموں میں ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے عالمگیر استعارے موجود ہیں۔ مثلاً جو کیفیات پر استعارے ہیں جن کے ذریعے مختلف انسانی جذبات کا اظہار ہوتا ہے وہ ایک جیسے ہوتے ہیں۔ ثقافت کے پس منظر میں اظہار کے لیے الفاظ مختلف ہو سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ محاورے کی بنیاد بھی استعارے پر ہی ہوتی ہے۔ سید محمد اکبر محاورے کی ہمہ گیریت کے بارے میں لکھتے ہیں:

"بیان کے اسالیب میں محاورہ سب سے ہمہ گیر، بار آور اور مفید اسلوب ہے۔ شکل اور صورت کے اعتبار سے بھی محاورہ زبان کی ایک حسین فنی پیداوار ہے۔ کب بننا شروع ہوتا ہے اور کب بن چکتا ہے یہ ایک دقیق لسانی بحث ہے اور زبان پیدا ہونے کی وسیع تر بحث کی ایک شاخ ہے۔ محاورے کے وجود میں آنے کے اسباب اور منازل حیات وارتقا کا پتا چلا لینا، مفرد الفاظ کے وجود کی تحقیق سے زیادہ دشوار ہے اور لسانیات کے علاوہ معاشرے کی تاریخ سے بھی متعلق ہے"۔[1]

محاورہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں "مشق" اصطلاح میں محاورہ الفاظ کے اس روایتی مجموعہ کو کہا جاتا ہے جو اپنے لغوی معنی کی بجائے استعاراتی معنی کو ظاہر کرتا ہے۔ محاورہ ایک ایسا تخلیقی استعارہ ہوتا ہے جو اہل زبان کی لغت کا حصہ ہوتا ہے۔ محاورہ جملوں میں زور پیدا کرنے کے لیے ہوتا ہے، جملے کے علاوہ مفرد طور پر استعمال نہیں ہوتا۔ محاورے کے معنی میں تفہیم سادہ اور سہل نہیں ہوتی بلکہ اہل زبان اور زبانی دانی کا مطلب یہی ہے کہ فرد محاورے کے استعمال اور تفہیم پر قادر ہے۔ زبانیں متحرک حقیقت ہوتی ہیں اور مسلسل تبدیلی کے عمل سے گزر رہی ہوتی ہیں۔ موجودہ دور میں اپنے استعمالات کے سبب زبانوں کو زندہ زبانیں کہا جاتا ہے۔ محاورات زندگی کے تجربے اور مشاہدے کو پیش کرتے ہیں۔ محاورات کا تعلق پیشہ وارانہ اور طبقہ وارانہ زندگی سے بھی ہوتا ہے۔ اپنی مباحث کو آگے بڑھانے سے پہلے محاورات کی تعریف دیکھ لیتے ہیں۔۔رشید حسن خان کے مطابق:

"محاورہ الفاظ کا وہ مجموعہ ہے جو اپنے حقیقی معنوں کو چھوڑ کر مجازی معنوں میں استعمال ہو اور اہل زبان کے روزمرہ کے مطابق ہو"۔2

منشی چرنجی لال محاورے کے بارے میں یہ تعریف کرتے ہیں:

"محاورہ کسی خاص گروہ کی بول چال، عادت، مشق، مہارت کا نام ہے"۔3

اردو لغت (تاریخی اصولوں پر) میں محاورے کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

"1۔ رواج، عادت، مشق، مہارت

2۔ (قواعد) وہ کلمہ یا کلام جسے معتبر لوگوں نے لغوی معنی کی مناسبت سے کسی خاص معنی کے لیے مخصوص کر لیا ہو، (حقیقی معنوں کی جگہ مجازی معنوں میں استعمال)

3۔ کسی خاص گروہ کی بول چال یا ترکیب"4

اردو محاورے کی تعریف و تفہیم پر اگر بات کی جائے تو جو اردو کے علمائے ادب ہیں وہ محاورے کی کسی بھی جامع ومانع تعریف پر متفق نظر نہیں آتے، اس سلسلے میں مختلف لوگوں نے مختلف تعریفات پیش کی ہیں۔ جو باہم متعارض و متضاد ہیں۔ ان تعریفات میں ہمیں ڈاکٹر یونس اگاسکر کی پیش کردہ تعریف کسی حد تک جامع اور مکمل نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر یونس اگاسکر محاورے کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "صوری اعتبار سے محاورہ الفاظ کے ایسے مجموعے کو کہتے ہیں جس سے لغوی معنی کی بجائے ایک قرار یافتہ معنی نکلتے ہوں۔ محاورے میں عموماً علامت مصدر "نا" لگتی ہے۔ جیسے آب آب ہونا، دل ٹوٹنا، خوشی سے پھولے نہ سمانا، محاورہ جب جملے میں استعمال ہوتا ہے۔ تو علامت مصدر "نا" کی بجائے فعل کی وہ صورت آتی ہے جو گرائمر کے اعتبار سے موزوں ہوتی ہے۔ جیسے دل ٹوٹ گیا، دل ٹوٹ جاتے ہیں، دل ٹوٹ جائے گا وغیرہ"۔5

محاورہ کیا ہے، زبان بیان میں اس کی اہمیت، تعریفیں دیکھنے کے بعد اب ہم محاورے کے تغیر پذیر ہونے کی مختلف صورتوں کا جائزہ لیتے ہیں۔ کچھ محاورے قدیم ہوتے ہیں۔ قدیم سے مراد ایسے کلاسیکی محاورے جو موجودہ دور میں بھی مستعمل ہوں۔ دوسری قسم ایسے محاوروں کی ہے جن کے الفاظ تو قدیم ہیں مگر ان کی ہیئت ترکیبی اور مجازی معنی دور جدید کی پیداوار ہیں۔ اس کے علاوہ ایک قسم ایسے محاوروں کی بھی ہے جو دوسری زبانوں سے ترجمہ ہو کر ہماری زبان میں شامل ہوئے ہیں۔

قدیم محاورات میں بہت سے محاورے ایسے ہیں جو آج بھی مجازی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ جن معنی میں قدما ان کو استعمال کرتے تھے۔ زمانے کی گرد نے ان کے حسن وجمال اور فصاحت و بلاغت کو متاثر نہیں کیا۔ قدیم محاورات میں بعض ایسے محاورات بھی ہیں جو اپنے الفاظ اور ہیئت ترکیبی کے اعتبار سے تو قدیم ہیں مگر ان کا قدیم مجازی معنی اب متروک ہو گیا اور ان سے کوئی دوسرا مجازی معنی مراد لیا جانے لگا یا پھر قدیم مجازی معنی بالکل متروک نہیں ہوا بلکہ اس معنی میں قدرے عمومیت یا وسعت پیدا ہو گئی۔ جدید محاورات میں بہت سے ایسے محاورات موجود ہیں جن کے الفاظ تو قدیم لغات میں موجود ہیں۔ مگر ان کی ہیئت ترکیبی اور مجازی معنی دور جدید کے تجربات یا کسی واقعہ سے متاثر ہو کر وجود پذیر ہوئے ہیں۔

محاورات کے تشکیل پانے اور تغیر پذیر ہونے کے پیچھے محاورات کے سماجی، تہذیبی، لسانی اور ادبی پہلو کارفرما ہوتے ہیں۔ محاورات کی سماجی اہمیت دیکھیں تو ہمیں احساس ہوتا ہے کہ ہزاروں سال سے محاورات انسانی زندگی کا حصہ ہیں۔ انسانی تہذیب کی ہر سطح پر محاورات کا وجود ملتا ہے۔ ایک ان پڑھ آدمی سے لے کر تعلیم یافتہ انسان تک سبھی انسان کم وبیش محاورات کا استعمال کرتے نظر آتے ہیں۔ بہت سے غیر متشکک اذہان کے لیے تو محاورات ناقابل تردید حقائق سے کم نہیں۔ خاص طور سے سماجی رشتوں، اخلاقی برتاؤ، لین دین، رہن سہن، اونچ نیچ، مرد و عورت کے مختلف روپ اور کھرے کھوٹے کی پہچان سے متعلق محاورات تو اس قدر مقبول و معتبر ہیں کہ ان کے سبب روزمرہ کے متعدد فیصلے ہوتے اور نت

نئے مسائل طے ہوتے ہیں۔اس لحاظ سے محاورات کی سماجی اہمیت سے انکار ناممکن ہے۔انسان کے سماجی تعلقات میں عملی سوجھ بوجھ اور شعور عامہ کی اہمیت مسلم ہے۔محاورات اس عملی سوجھ بوجھ اور شعور عامہ کے بہترین مظہر ہوتے ہیں۔

دراصل سماجی زندگی کے لیے لین دین اور اتھل پتھل نے زبان کے متعدد محاوروں کو جنم دیا ہے۔ابتدا میں یہ جملے یا محاورے عام اشخاص کے منہ سے نکلے آگے چل کر ان جملوں کو جلا اور وہ محاوروں کے روپ میں سماج کے مختلف طبقوں میں رائج ہو گئے۔زبان بہ ذات خود ایک سماجی آلہ ہے اس لیے زبان کے محاورات، ضرب الامثال اور دیگر لسانی پہلوؤں کا سماجی زندگی سے متاثر ہو کر وجود میں آنا، قطعی فطری ہے۔محاوروں میں سماجی زندگی کی جو جھلکیاں ملتی ہیں وہ اس حقیقت کی طرف واضح اشارہ کرتی ہیں کہ انہیں سماجی اسباب نے جنم دیا ہے۔محاورات کے سماجی اور ثقافتی اظہار پر بات کرتے ہوئے Wang Ping اپنے مضمون Cultural Characteristics of Idiomatic Expressions and Their Approaches of Translation, میں لکھتے ہیں:

> "The idiomatic expressions come from life and are closely related to peoples' living customs. However, with the development of language, they are endowed with new ideas. In the process of language expression, the clever and flexible use of them will make the language more vivid and achieve better results.[6]

محاورات کا انسانی زندگی سے بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ان کا رہن سہن، رسم و رواج اور ثقافتی عناصر محاورات کی تشکیل میں کارفرما ہوتے ہیں۔زبان کی تشکیل و ترویج میں ان کے خیالات و تجربات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ان خیالات کا برمحل اور دلچسپ اظہار ہی زبان کو شوخ بناتا ہے۔مختلف زبانوں میں محاورات کے اظہار کا ایک جیسا طریقہ کار موجود ہے۔تاہم مختلف اقوام کے پاس مختلف ثقافتی اور تاریخی پس منظر کے سبب اس کے اظہار کے مختلف طریقے موجود ہیں۔زبانوں میں محاورات کے اظہار کے مختلف انداز پائے جاتے ہیں۔

اردو زبان خاص طور سے ادبی معیار کی زبان شہری تہذیب کی عکاسی میں زیادہ پیش پیش رہی ہے۔لیکن اردو کی کہاوتوں نے شہر اور دیہات کی تہذیب کو یکساں طور پر اپنے دامن میں سمیٹا ہے اور اردو کو اس الزام سے بچایا ہے کہ یہ محض شہروں کی زبان ہے۔اُردو کے محاوروں میں دیہات کی سادہ اور فطری زندگی کا عکس موجود ہے۔تہذیب و تمدن کے اعتبار سے دیہات شہروں کے مقابلے میں کم درجہ ترقی یافتہ ہوتے ہیں اس لیے وہاں تکلف اور ڈھکوسلے کی گنجائش نہیں ہوتی۔شہروں میں جن باتوں کا تذکرہ معیوب سمجھا جاتا ہے ان کا ذکر دیہات کی بیٹھکوں میں بلا تکلف کیا جاتا ہے۔چولہا چکی، گھر گھرہستی، ہل، کھیت کھلیان، شادی بیاہ، جھگڑے فساد، دیہاتی زندگی کی روزمرہ گفتگو کے لوازمات ہوتے ہیں۔خالص عوامی تخلیقات ہونے کے ناتے محاوروں میں دیہی تہذیب و معاشرت خوب جھلکتی ہے۔زبان اور تہذیب کا آپس میں بڑا گہرا اور اہمیت کا حامل تعلق ہے۔جس میں محاوراتی زبان بھی شامل ہے۔زبان تہذیب کی عکاسی کرتی ہے۔علامتی زبان کی دیگر اقسام کی طرح محاورے، رسم رواج، ثقافتی عقائد، سماجی تعلق اور اصولوں کے فطری ضابطہ کار ہوتے ہیں۔

اس میں کوئی حیرت کی بات بھی نہیں ہے کہ محاورات اور استعارات حقیقی زندگی پر ثقافت کے ایک حصے کی عکاسی کرتے ہیں۔ محمد حسن عسکری محاورہ کی تہذیبی اہمیت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> " محاورہ میں اجتماعی زندگی کی تصویریں، سماج کے تصورات اور معتقدات، انسان، فطرت، اور کائنات کے متعلق سماج کا رویہ یہ سب باتیں جھلکتی ہیں۔ محاورے صرف خوبصورت فقرے نہیں یہ تو اجتماعی تجربے کے ٹکڑے ہیں جس میں سماج کی پوری شخصیت بستی ہے"۔7

محاورات کی تشکیل میں ترجمہ کا عمل بھی شامل ہوتا ہے۔ زیادہ تر محاورات دوسری زبانوں میں آسانی سے ترجمہ نہیں ہوتے۔ غیر فطری انداز میں ترجمہ کرنے سے محاورات کے معنی بدل سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے لیے محاورے کے پیچھے چھپے معنی کو جاننا اہم ہوتا ہے۔ تاکہ آپ صحیح معنوں میں اس کے مفہوم کو سمجھ سکیں۔

ایسا بھی نہیں ہے کہ محاورات دوسری زبان میں ترجمہ نہیں ہوسکتے۔ دوسری زبانوں سے ترجمہ شدہ محاورات زبانوں کے ذخیرے میں شامل ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مختلف خطوں کے لوگ مختلف زبانیں ضرور بولتے ہیں لیکن ان کے تجربات یکساں ہوسکتے ہیں۔ محاورے عالمگیر تجربات کو بیان کرتے ہیں۔ ایسے عالمگیر محاورے موجود ہیں جو ہر زبان میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر کے الفاظ مختلف ہیں۔ محاورات کو مخصوص پس منظر کے تحت ہی سمجھا جاسکتا ہے۔ ایسے محاورات کو ترجمہ کرتے وقت ان کے الفاظ اتنی اہمیت حاصل نہیں ہوتی ساری توجہ ان کے مفہوم پر دی جاتی ہے۔ اکثر اوقات الفاظ کو بدل دیا جاتا ہے تاکہ محاورے کے مفہوم کو درست انداز میں سمجھا جاسکے اور اسے اسی احساس کے ساتھ بیان کرنا جو اس کے لہجے اور جذبات کی عکاسی کرسکے۔

ہر ملک کا سماجی ڈھانچہ معاشیات پر استوار ہوتا ہے، تہذیبی و ثقافتی مظاہر بھی معاشی استحکام کے نتیجے میں ہی پروان چڑھتے ہیں۔ ہمارا ملک بنیادی طور پر زرعی معاشیات سے متصف ملک ہے۔ اس لیے یہاں کا سماجی و تہذیبی تانا بانا زراعت کے دھاگوں سے ہی تیار ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری زبان میں زراعت اور اس سے متعلق پہلوؤں کے بارے میں محاورات کا اچھا خاصا ذخیرہ موجود ہے۔ معشیت یا روزگار کے دیگر شعبہ جات ہیں وہاں بھی زبان کے استعمال سے نئے نئے محاورات زبان کا حصہ بنتے جارہے ہیں۔ نئے محاورے کی تشکیل پر رشید حسن خان لکھتے ہیں:

> "ٹرانسپورٹ کے ذرائع میں بس سروس ایک نئی چیز ہے۔ اب آپ کسی بھی بس سٹینڈ پر جایئے تو آپ کو ایک محاورہ سننے کو ملے گا کہ کل تم نے کتنی سواریاں اٹھائی ہیں؟ تو سواریاں اٹھانا ایک نیا محاورہ ہے جو آپ کو لغت میں نہیں ملے گا"۔8

زمین پر قدرتی ماحول ہمیشہ بدلتا رہتا ہے اور انسان کا نظام زندگی اس ماحول سے بڑی حد تک متاثر ہوتا ہے۔ محاورات کی تشکیل میں دیگر عوامل کے ساتھ مخصوص قدرتی اور جغرافیائی ماحول بھی اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ اظہار کی بات کرتے ہیں تو بہت سے ایسے تاثرات ہیں جو موسم اور فطری ماحول سے متعلق ہیں۔ دنیا بھر کی زبانوں میں موسم سے متعلق

محاورات موجود ہیں۔ جن میں عام موسم، بارش، قوس و قزح، صحرا، طوفان، برف اور سورج کے متعلق محاورے موجود ہیں۔

عام موسم سے متعلقہ محاورہ کون سا ہو گا۔ موسم جب خوشگوار ہوتا ہے جس میں نہ زیادہ گرمی ہو اور نہ ہی سردی، ایسا موسم تفریح کے لیے بہت مناسب ہوتا ہے۔ ایسا موسم انسان کے مزاج پر خوشگوار اثرات چھوڑتا ہے۔ اس طرح کے فطری ماحول کی مناسبت سے ہماری زبان میں محاورات بھی ملتے ہیں۔ ایسے محاورے اس شخص کے لیے بولے جاتے ہیں جو مزے میں زندگی بسر کر رہا ہو، صحت مند بھی ہو اور معاشی اعتبار سے بھی ٹھیک ہو۔ اس طرح کی صورتِ حال میں موسم بہار کی نسبت سے محاورے ہماری زبان میں موجود ہیں۔ آندھی طوفان سے متعلق جو محاورات ہیں وہ عمومی طور پر کسی مشکل وقت یا چیلنج کو ظاہر کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح موسم کے بدلنے کے حوالے سے بھی محاورات ملتے ہیں کسی کا اچانک رویہ بدلنا کسی پریشانی کا سبب بن سکتا ہے۔ موسم کی تبدیلی کو انسان کے رویہ بدلنے سے محاورہ تشکیل پاتا ہے۔ بارش سے متعلق جو محاورات ملتے ہیں۔ ان کے معانی جغرافیائی حوالے سے مختلف ہیں۔ کسی جگہ پر بارش کے برسنے پر خوش قسمتی کے محاورات ملتے ہیں۔ کچھ ممالک میں ان کے جغرافیائی خطے کو مد نظر رکھتے ہوئے بد قسمتی کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ دھوپ اور چھاؤں کے اکٹھے محاورے بھی ہیں جو کبھی خوشی اور کبھی غم کی ترجمانی کرتے ہیں۔

فطری ماحول انسانی فلاح و بہبود کے لیے مفید ہے۔ وہ لوگ جو فطرت کے زیادہ قریب ہوتے ہیں وہ زیادہ توانا اور خوش ہوتے ہیں۔ موجودہ دور میں انسان کا فطرت کے ساتھ تعلق بدلا ہے۔ فطرت انسان کے تخیل اور گفتگو سے سکڑ کر رہ گئی ہے۔ شہروں نے قدرتی علاقوں کو نگل لیا ہے اور لوگ قدرتی ماحول سے دور ہو گئے ہیں۔ ہماری زبان بھی قدرتی ماحول سے دور ہو گئی ہے۔ کچھ عرصہ قبل ہمیں فطری محاورات اور تخلیقی ادب میں قدرتی مناظر بکثرت ملتے تھے موجودہ دور میں فطرت کی جگہ جدید ٹیکنالوجی نے لے لی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فطری عناصر پر مبنی نئے محاورات نہیں بن رہے۔ اس کی بڑی وجہ ثقافتی تبدیلی ہی ہے۔

زبان الفاظ اور گرائمر کا ایک نظام ہے۔ جس میں آواز اور معنی شامل ہیں۔ جہاں یہ انسان کے رابطے کا سب سے اہم ذریعہ ہیں وہیں انسانی سوچ اور معلومات کی سماجی ترسیل کا بھی ذریعہ ہیں۔ محاورات کے محض مجازی معانی ہی نہیں ہوتے بلکہ اس کے جامع اور ثقافتی مفہوم بھی ہوتے ہیں۔ زبان اور سماج ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ کوئی بھی زبان بولنے والا محاورات کے ذریعے اپنی زبان کو سنوار سکتا ہے۔ وہ اپنے سماجی معیارات، اصول اور عقائد کے پس منظر میں اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے۔ محاورات زبان کا بہت اہم حصہ ہیں ان کی ساخت نسبتاً مضبوط اور معانی متعین ہیں۔

محاورات کی تشکیل میں زبان کا نفسیاتی رجحان کے ساتھ ساتھ سماجی رجحان بھی موجود ہے۔ محاورات کے لسانی رجحان کو دیکھنے سے پہلے اس کے نفسیاتی حقائق کو دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ محاورات کی تشکیل میں دیگر عوامل کے ساتھ مخصوص قدرتی اور جغرافیائی ماحول بھی اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ زبان ثقافت کا ایک لازمی حصہ ہے۔ زبان ثقافت سے متاثر

ہوتی ہے۔ ثقافتی مفاہیم کا اظہار محاورات کے ذریعے ہوتا ہے جس میں قوموں کی تاریخ، نفسیات اور رسم و رواج شامل ہیں۔ محاورات کی تشکیل من مانی اور عوامی سطح پر ہوتی ہے۔

حوالہ جات:

1۔ اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو، ص،48، 47

2۔رشید حسن خان، "اردو زبان میں محاورے کی اہمیت"(مکالمہ) مشمولہ لسانی مذاکرات، 1957ء تا 1987ء ترتیب و تدوین: شیما مجید، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 2002ء، ص 305

3۔ چرنجی لال، منشی، مخزن المحاورات، مقبول اکیڈمی، لکھنؤ، 1988ء، ص150

4۔ اردو لغت (تاریخی اصولوں پر)" جلد ہفت دہم" اردو لغت بورڈ، کراچی، دسمبر، 2000ء، ص518

5۔ کیفیہ، ص134

6. Wang Ping, Cultural Characteristics of Idiomatic Expressions and Their Approaches of Translation, Shanghai University of Engineering Science, Shanghai, China, Vol. 8, No. 2, 295-300 doi: 10.17265/2159-5836/2018.02.016

7۔ محمد حسن عسکری، مجموعہ حسن عسکری، لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، 2000، ص288

8۔ رشید حسن خان، "اردو زبان میں محاورے کی اہمیت"(مکالمہ) مشمولہ لسانی مذاکرات، 1957ء تا 1987ء ترتیب و تدوین: شیما مجید، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 2002ء، ص306

References:

1. Urdu ki kahavtin aur un ke samaji o lasani pehlu, P, 47, 48
2. Rasheed Husn Khan," urdu zabaan mein mahawray ki ahmiyat" (mukalama) mashmoola, lasani mazakraat, 1957 taa 1987 tarteeb o tadween: Shima Majeed, muqtadra qaumi zabaan, Islamabad, 2002.
3. Charanchi Laal, Munshi, mukhzan ul mohavarat, maqbool academy, lkhno, 1988 , p 150
4. urdu lughat (tareekhi usoolon par)" jald haft daham" urdu lughat board, Karachi , decemeber, 2000 ,p 518
5. kaifiah, p 134
6. Wang Ping, Cultural Characteristics of Idiomatic Expressions and Their Approaches of Translation, Shanghai University of Engineering Science, Shanghai, China, Vol. 8, No. 2, 295-300 doi: 10.17265/2159-5836/2018.02.016
7. Mohammad husn askari, majmoa husn askari, Lahore : sang mil pblikishnz, 2000, P 288
8. rasheed husn Khan ," urdu zabaan mein mahawray ki ahmiyat" (mukalama) mashmoola lasani mazakraat, 1957 taa 1987 tarteeb o tadween : Shima Majeed , muqtadra qaumi zabaan, Islamabad, 2002 ,p 306